ثمینہ امین
ریسرچ اسکالر شعبہ فارسی، کشمیر یونیورسٹی

وسط ایشیای ادبیات میں شیراز کا حصّہ

وسط ایشیائی مما لک قدیم تاریخی ،ادبی ،ثقافتی اور تمدنی اہمیت کے حامل رہے ہیں ۔ان مما لک میں مختلف علوم وفنون پر دسترس رکھنے والے لوگ پیدا ہوئے ۔ریاضیات، ارضیات، فلکیات، کے علاوہ شعر وادب کا ایک گرانمایہ سرمایہ بھی اسی سرزمین کی دین ہے ۔ان تمام مما لک سے الگ ایران کی ایک اپنی تمدنی ساخت ہے ایران کی خطاطی، نقاشی اور فن معماری ایک بے بدیل اور لا مثال چیز ہے اس کے تمام تر شہر بالعموم اور اصفہان، کرمان، یزد، تبریز اور شیراز بالخصوص آ ثار قدیمہ پر تحقیق کرنے والوں کے لیے دلچسپی کا مرکز ہیں ۔

شہر شیراز کا نام اس کے گرد ونواح کے ایک قلعہ کے نام سے لیا گیا ہے جو قبل از اسلام تعمیر روایات کے مطابق اس شہر کی بنیاد محمد بن قاسم بن عقیل نے ڈالی تھی جو حجاج بن یوسف کا چچازاد بھائی تھا اس نے شہر شیراز کے گرد ایک فصیل تعمیر کی، بینار و برج تعمیر کروائے متعدد زلزلوں اور قدرتی آفات کی وجہ سے یہ شہر تباہ بھی ہوا اور تعمیر بھی ۔جان لمبرٹ (john limbert) ایک مغربی محقق اور ایران شناس ہے اس نے لکھا ہے شیراز کی بنیاد دراصل عبدالملک مروان نے پہلی صدی ہجری کے اوائل من رکھی تھی جبکہ حمد اللہ مستوفی مصنف تاریخ گزیدہ اس بات ترجیح دیتے ہیں (۱) کہ اسلامی مملکت کے زیر نگین آنے کے بعد اس کو محمد بن عقیل نے سجایا اور اس شہر کا اصل بنیاد گزار وہی ہے اس شہر کا نام سعدی کے دہکدہ کے ایک نزدیکی قلعہ کے نام کی بنا پر رکھا گیا جو قصر ابوالنصر کے نام سے معروف ہے اس کا قدیم نام تیرازیس یا شیرازیس تھا بہر حال مذکورہ شہر کی تمدنی اور ثقافتی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ۔

عربوں کے حملے کے بعد یہ شہر مرکزیت کا حامل رہا چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں آل بو یہ نے شیراز کو اپنا پایہ تخت بنایا اور اس شہر میں مساجد، محلات اور کتابخانے تعمیر کروائے (۲) یہ شہر چنگیزی حملوں سے بھی تا حد اقل بچا رہا کیونکہ شاہ شجاع نے ان کی فرمانبرداری کی ۔یہ کہنا بھی بیجا نہ ہوگا اس شہر کو

Scanned by CamScanner

صفوی، قاچاری اتا بک اور زندیہ خاندانوں نے احیا بخشی شیراز نے تیرویں صدی ہجری میں رونق علم و ہنر کی وجہ سے ایک دارالعلم کے طور معروف ہوا اس شہر نے اپنے بطن عافیت میں لا مثال شعرا، ادبا، صوفیا اور فلسفیوں کو پیدا کیا اور ان کو پروان چڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ان تمام میں سے شمس الدین محمد حافظ، شرف الدین مصلح شیرازی، خواجو کرمانی، عرفی شیرازی اور ملا صدرا جیسی نامور ہستیوں کا نام سر فہرست ہے۔

شیخ سعدی ۵۸۹ھ مطابق ۱۳۳۳م میں پیدا ہوئے تخلص کی وجہ تسمیہ سعد بن زنگی رہا، وہ ایک باخدا اور متورّع آدمی تھا جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ سفر و تجسس علم میں گزار دیا۔ تا تاریوں کی قتل و غارتگری کو دیکھ کر وہ دل برداشتہ ہوئے اور شیراز سے ہجرت کی، اپنی مسافت کے دوران وہ ایشیائے کوچک، بربر، حبش، مصر، شام، فلسطین، آرمینیا، عرب کے جملہ مما لک، توران اور ہندوستان و بغداد و بصری کے علاوہ سد سکندری تک پہنچے۔ بہر حال ان کی ادبی خدمات کا مختصر سا خاکہ ضروری ہے شیخ کے تمام کلام میں نظم و نثر کے علاوہ عربی قصائد و رسائل ہیں جن میں سے چند معروف مجموعے یوں ہیں۔

۱) نثر کے چند رسالے ۲) گلستان ۳) بوستان ۴) پند نامہ (جو کریما کے نام سے معروف ہے) ۵) قصائد عربی و فارسی ۶) قصائد عربیہ ۷) غزلیات کا پہلا دیوان (طیبات) ۸) دوسرا دیوان موسوم بہ بدائع ۹) تیسرا دیوان موسوم بہ خواتیم ۱۰) غزلیات قدیم ۱۱) مجمعہ موسوم بہ صاحبیہ، جس میں قطعات، رباعیات، مثنویات اور مفردات کو جمع کر دیا گیا ہے۔

کہا جا سکتا ہے کہ سعدی سرزمین ادب کے ایسے قد آور شاعر، ادیب، محقق اور سیاح ہیں جنہوں نے مشرق سے لیکر مغرب تک تمام فن شناسان کو اپنا گرویدہ بنا دیا۔ تصوف، عشق اور فلسفے کی سرزمین میں ان کی شاعری بے بدیل ہے اور انہیں مشرق کا شیکسپیر (shakespare) کہا جاتا ہے وار یہ بے جا بھی نہیں کیونکہ دیار مغرب میں شیکسپیر کے پائے کا اور مشرق میں سعدی کا کوئی ثانی نہیں ان کے فن کو پرکھنا اس مقالے میں محال ہے تاہم چند اشعار ملاحظہ کریں۔

خوشتر از دوران عشق ایّام نیست　　　بامداد عاشقان راشام نیست

مطربان رفتند وصوفی درسماع　　　عشق راآغاز ہست انجام نیست

(عشق کے زمانے سے بہتر کوئی زمانہ نہیں، اور عاشقوں کی صبح کی کبھی شام نہیں ہوتی

Scanned by CamScanner

اہل طرب چلے گئے اور صوفی اب بھی سرور میں ہے، عشق کا آغاز تو ہے مگر انجام نہیں۔)

سعدی کے علاوہ سرزمین شیراز کی ایک اور ہستی شمس الدین محمد حافظ ہے جنہوں نے سرزمین ادب میں لاثانی کارنامے انجام دئے۔ حافظ کے کلام میں دیوان اور ساقی نامہ باقی ہے تاہم ساقی نامہ کے بارے میں خامہ فرسائی کرنا لازم نہیں چونکہ حافظ اپنی غزلیات کی وجہ سے دنیائے ادب میں شہنشاہ غزل کے نام سے معروف ہوئے۔ غزلیات حافظ کا خاص موضوع عشق و تصوف رہا ہے، ان کی غزلیات میں کا ایک شارحانہ مواد دستیاب ہے وار قرانی آیات کو بہترین پیرائے میں پیش کیا ہے غزلیات حافظ کا ترجمہ دنیا کی تمام زندہ زبانوں میں ہو چکا ہے اور ان کا دیوان غزلیات عالمی شہرت پا چکا ہے۔ بہت سارے مشرق شناسان نے غزلیات حافظ پر ایک محققانہ روش کے تحت اپنا اپنا حصہ ادا کیا لیکن یہ ایک ایسا بے کران سمندر ہے جس کو سمیٹنا محال ہے ان کے کلام کی چاشنی اور لذت کا حظ اٹھانے کے لئے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں۔

رباب و چنگ بہ بانگ بلندی گویند   کہ گوش ہوش بہ پیغام اہل راز کنید
میان عاشق و معشوق فرق بسیار است   چو یار ناز کند شما نیاز کنید

آسمان بار امانت نتوانست کشید   قرعہ فال بہ نام من دیوانہ زدند

عرفی شیرازی کو شاعروں کی صف اوّل میں شمار کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ سید جمال الدین یعرف بہ عرفی شیراز میں پیدا ہوئے، مغل حکمرانوں کے شعری ذوق اور ادب نوازی کے پیش نظر وارد ہندوستان ہوئے۔ قصیدہ گوئی میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے مختصر عمر میں کمال فن کا مظاہرہ کیا۔ شیراز سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

نازش سعدی بہ مشت خاک شیراز از چہ بود   گر نمی دانست کہ باشد مولد و مادای من

یہ بے باک شاعر قصیدہ سرائی کے ساتھ ساتھ ایک بے مثال غزل گو بھی رہا۔ کلام عرفی کی جاذبیت کو محسوس کیجیے

دلہا سوختہ اند اہل بہشت از غیرت   تا شہیدان تو گلگون کفنی ساختہ اند
لذت شعر تو عرفی بہ ہمہ عالم گفت   کہ ترا مائل شیرین دہنی ساختہ اند

Scanned by CamScanner

اس کے علاوہ ملا صدرا شیرازی جیسے صوفیا بھی اسی سرزمین کی پیداوار ہے۔ المختصر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ سرزمین شیراز نے وسط ایشیائی ادبیات میں نایاب گوہر پروئے ہیں اور ایسے تابندہ ستاروں کو اپنی مہد ادب پرور میں پالا ہے کہ جن کا کوئی ثانی نہیں۔

کتابیات

۱) تاریخ ادبیات در ایران، ذبیح اللہ صفا، تہران

۲) بزم تیموریہ، سید صباح الدین عبد الرحمان، اعظم گڑھ

۳) فارسی ادب کی مختصر ترین تاریخ، ڈاکٹر محمد ریاض و صدیق شبلی، بسمہ کتاب گھر دہلی

۴) کلیات ادبیات فارسی، ڈاکٹر محمد جعفر یاحقی، تہران

۵) حیات سعدی، خواجہ حالی، قومی کونسل برائے فروغ اردو نئی دہلی

۶) نمونہ غزل فارسی، ڈاکٹر زہرا خانلری، تہران

۷) لغت نامہ دہخدا، علی اکبر دہخدا، تہران

۸) اوضاع اقتصادی ایران در آغاز قرن بیستم، معصومہ جمشیدی، تہران

English books

1) literary history of persia,vol3,E-G-Brown,Bethesda publishers.

2) The Glory of medival persian city ,john limbert, washonton press.

Scanned by CamScanner